

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ

قیمت سالیانہ مع محصول عیعہ

نمبر ۷ - جلد ۱۰

لودیانہ ۱۶ ، فروری ۱۸۸۶ء

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

ہرات نے امیر کابل سے بغاوت کرا امیر کو جواب دیدیا ہے = امیر کابل کی فوجیں جنگ کیواسطے ہرات کو روانہ ہوگئیں = امیر بخارا کے فرزند نے تمام روسی افسروں کو بخارا سے نکالدیا ہے = ایوبخان کی بابت خبر ہے کہ وہ جنگی سامان کے ساتھ ہرات کی طرف آرہا ہے = یارقند میں ۱۵ انگریز چینی زبان کی تحصیل میں مصروف ہیں = چین نے علوم مغربی کی تحصیل کیواسطے ایک ہزار طالبعلم امریکہ میں بھیجے ہیں = شمالی افغانستان کے تمام سردار امیر سے باغی ہوگئے ہیں = ایوب خان نے اپنے ایک قاصد کو ہرات میں بھیجا ہے = ملا شکی عالم کو جو افغانستان میں ایک مانا ہوا عالم تھا امیر نے قتل کر ڈالا ہے = افغانی غازیوں کا ایک گروہ ہرات سے قندھار پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوا ہے = امیر عبدالرحمان خان نے شہر میں گشت کرنا چھوڑ دیا ہے = حاکم جلال آباد کے پاس امیر کا حکم آیا ہے کہ بہت جلد ایک ہزار سپاہ میرے پاس کابل میں بھیجدو = آجکل یعقوب خان اُس خوراک سے جو انگو دیجاتی ہے بہت شاکی اور ناراض ہیں = امریکہ میں ایک سات منزلہ ہوٹل کو جسکا وزن ڈیڑھ لاکھ من تھا کل کے ذریعہ سے ہٹا کر ۱۴ انٹ کے فاصلہ پر رکھدیا گیا = روس کے خزانہ میں ۲۰ کروڑ روپیہ کی کمی ہے = مہاراجہ وزیانگرام نے اپنی تقریر میں شاستروں کا حوالہ دیکر ثابت کیا ہے کہ لڑکوں کو تعلیم دلانا ہم لوگوں کا اعلیٰ فرض ہے =

مردم شماری کلکتہ کے جو کاغذات جل گئے تھے انکو سر نو تیار کرنے کے لئے ۱۳ ہزار روپیہ سرکار نے منظور کیا ہے = پنجاب کے جیل خانوں سے سال گذشتہ میں جسقدر ریشمی چیزیں تیار ہو کر فروخت ہوئیں اُن کی قیمت سے سرکار کو ۷۵ ہزار روپیہ وصول ہوا = مدراس سٹینڈرڈ بیان کرتا ہے کہ چار نوجوان بیبیاں جنمیں ایک ہندو ہے مدراس کے میڈیکل کالج میں داخل ہوئی ہیں = پونا کی سبھا نے قرار دیا ہے کہ دیسی جوان امریکہ و یورپ میں حرفت و تجارتی تعلیم حاصل کرنیکے لئے بھیجے جاویں = جرمن کے رئیس ہانگ کانگ میں ناواجبی طور سے گرفتار کئے گئے ہیں اسلئے خوف ہے کہ چین اور جرمن میں نااتفاقی پھوٹ نکلے = سفیر روس مقیم لنڈن نے اپنی گورنمنٹ کی ہدایت کے بموجب زار روس کو وہ میموریل جو کہ لنڈن شہر میں یہودیوں نے تیار کیا تھا بھیجنے سے انکار کیا ہے = لارڈ میر نے منشن ہوس میں ایک مجلس منعقد کی تاکہ یہودیوں کے ستائے جانے سے روس کو آگاہ کیا جاوے = جرمن میں یہودیوں کی سخت حالت تباہ پر روسیوں کو ملامت کیجاتی ہے = افواہ ہے کہ اٹلی کے ۲ اخبار فرانسیسی بنک نے ۱۱ لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ کو خرید لئے ہیں اسلئے اٹلی میں شورش برپا ہے = اسٹریا ، ڈلیشیا اور ہانٹیگرو کے باغیوں میں متواتر ۸ لڑائیاں ہو چکی ہیں = ڈیلی نیوز کا کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ وائینا کی تمام فوجیں کوچ کے لیے طیار ہیں = حکم ہو گیا ہے کہ نارتھ اسبر لینڈ فیوزلیرز کے ۵۰۰ جوان اور شرپ سایر نمبر ۵۳ کے ۱۰۰ جوان آیرلینڈ کو بھیجے جاویں = بنارس میں ہیضہ کا سخت زور ہے = شہنشاہ جرمن ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء

گو اپنے تخت پر ولیعہد کو قائم کرنیکے سرکار انگریزی نے عبدالرحمان خان کو لکھا ہے کہ ہمنے تمکو ایک کروڑ روپیہ دینے کا وعدہ نہیں کیا تھا = وزیر آباد سے سیالکوٹ تک ریل بنانے کی تجویز ہو رہی ہے = سررشتہ تعلیم پنجاب سے حکم جاری ہو گیا ہے کہ پرائمری سکولوں میں سردی گرمی کی حالتوں تعطیلیں ہوا کریں = بمبئی میں ۲۰ جنوری کو ٹیلیفون جاری کیا گیا = پرنس بسمارک اپنی سوانح عمری کے لکھنے میں مصروف ہیں = علی گڈھ کے مدرسۃ العلوم کو سرکار نے دس ہزار روپیہ دیا ہے = میرٹھ کے ضلع میں ڈکیتی کا زور ہے = سال گذشتہ میں روئے زمین پر ۲۰۳۹ جہاز غارت ہوئے = روس کے مظلوم یہودیوں کے لئے لنڈن میں جابجا چندہ جمع ہو رہا ہے = زار روس کے پاس حال میں ایک خط اس مضمون کا پہونچا ہے کہ جناب بہت جلد آپکا قلعہ جلادیا جائیگا اور نہلسٹ آپکو قید کر لیوینگے = حضور ڈیوک آف کناٹ صاحب ہندوستان کی فوج کے سپہ سالار مقرر ہوئے ہیں = ملتان کے اہل ہنود نے برخلاف حکم سرکار اپنے مندر کو اونچا کر لیا ہے = روم اور یونان کا فیصلہ ابھی تک کامل طور سے نہیں ہوا ہے = حکام ریل اب تجویز کر رہے ہیں کہ عورتوں کے ٹکٹ تقسیم کرنے کے لئے عورتیں ملازم رکھی جاویں = سلطان روم کے قرضہ کا فیصلہ ہو گیا ہے = ٹیونس کے بیگ نے اپنی رعیت کے نام حکم جاری کیا ہے کہ تم فرانس کی اطاعت میں رہو = شاہ ایران نے ایوبخان کو کسیقدر روپیہ دیا ہے = قندھار میں امیر کی فوج ہر وقت مسلح رہتی ہے = علی مسجد کے حاکم کو امیر نے لکھا ہے کہ اپنا انتظام پختہ کر لو = سرحد کاشغر پر چینی فوج کا پہرہ ہو گیا ہے =

نور افشاں

کہتے ہیں کہ مسس سمتھ صاحبہ جب کلکتہ میں تشریف رکھتی تھیں تو اُنہوں نے ایک مشہور موقع پر بیان کیا کہ اکثر اوقات شیطان اپنے آپ کو چھانسی دینیکو راضی ہو اکرتا ہے۔ بشرطیکہ پھانسی لینیکو کافی رسّی ملجاوے۔ چنانچہ رسّی تو اُسکو شہر بمبئی میں دستیاب ہوگئی ہے۔ اب عنقریب پھانسی لینیکی کوشش ظہور میں آجائیگی کرنل الکاٹ صاحب اور اُن کے تھوسافیکل رفیق ہندوستان میں کسیقدر مشہور ہوگئے ہیں اور اکثر لوگ اُنکی سنتے گنتے ہیں بعض بعض مقامات میں ہر دلعزیز بنتے جاتے ہیں۔ اور اگرچہ اہل فرنگ اُنسے بخوبی واقف ہیں مگر توبھی بہت سے اُن دیسیوں کے دلوں میں بہت بڑا اثر پیدا کرتے جاتے ہیں جو اُنکی پیش کردہ مسیحی مخالفت یا سپر چوالیزم کے مرکبات کے حل کرنیکے قابل ہیں۔ پر ہم بار بار کہتے ہیں کہ یہہ سراسر دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اُمید ہے کہ زمانہ آپ ہی فیصلہ کر دکھلائیگا۔ مثل مشہور ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات ہمکو پھلوں کی اُمید پر بیٹھنا پڑتا ہے پیشتر اِس سے کہ ہم اُنکو آزمالیں۔ تھوسافیکل درخت حقیقت میں بہت جلد پھولا پھلا اور میوہ لایا ہے۔ اسکے بانی مبانی اور فصیح کرنل الکاٹ صاحب نے اُس سوسائٹی کی سالانہ جلسہ کی تقریب پر ایک نہایت ہی بداخلاق شخص کو لوگوں کے سامنے پیش کیا اور بڑے زور شور سے باوجود اسکے کلمات ناگفتہ بہ نہ بولیں کے اُنکی تعریف و قدر کے زیادہ کرنے میں مدد ہو رہا ہے +

ایک اخبار موسومہ نیویارک انڈیپنڈنٹ جو ہمکو ابھی ملا ہے بیان کرتا ہے کہ یہہ شخص ڈی۔ ایم۔ بینیٹ ناشے فحش گیت کے اشاعت کے الزام پر ملزم ہوکر سزایاب ہو چکا ہے۔ یہی شخص اب تھیوسافیکل سوسائٹی کا رستم متصور ہے۔ اور کرنل الکاٹ صاحب خوب جانتا ہے کہ یہہ شخص خراب ہے مگر طرفہ یہہ ہے کہ اُسکو حال کی جگہہ پر نامزد کر کے اپنی بناوٹی سوسائٹی کی پیشانی پر واجب سرنامہ کندہ کر رہا ہے +

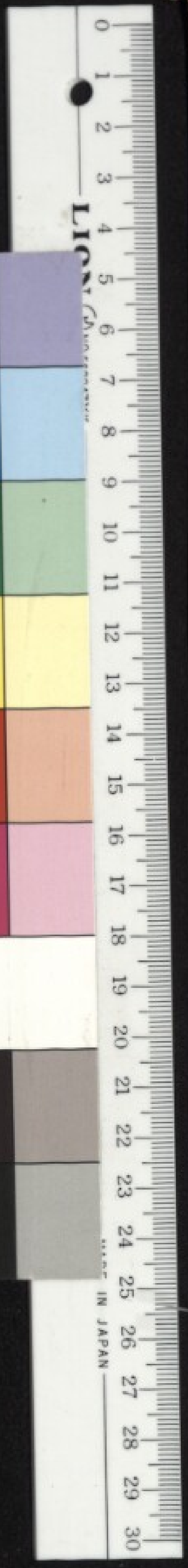
کابل سے ایک ایسی خبر آئی ہے جو فی الحقیقت کسیقدر اُس اظہار و بیان کے برخلاف ہے جو جناب قیصر ہند نے افغانستان کی حالت امن و امان اور اُسکے متعلق اُمید کے بارے میں سپیچ دیتے ہوئے بیان کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ امیر کابل نے عبدالقدوس خان گورنر ہرات کو حکم دیا تھا کہ شہر اور قلعہ دونوں یوسف خان کے حوالہ کر کے قندھار کی گورنری کا چارج لینے کے لئے قندھار کو روانہ ہو۔ مگر عبدالقدوس خان نے یوسف خان کو ہرات دینے سے انکار کر کے کہا کہ میں عیسیٰ خان کے حکم سے ہرات کا گورنر ہوا ہوں اور بغیر اُسکے حکم کے میں یوسف خان کو ہرات نہیں دیسکتا۔ امیر نے اُسکا جواب سنکر نہایت غصہ اور غضب کی حالت میں عبدالقدوس خان کے بھائی کو جو کابل میں موجود تھا قتل کرنیکا حکم دیا جسپر وہ فوراً قتل کیا گیا +

اب ہرات امیر سے باغی ہو گیا ہے اور اُس فساد و بغاوت کے فرو کرنے کے لئے مسلح فوج کو کابل سے کوچ کرنیکا حکم ہوا ہے۔ اور وہ مسلح فوج جو اِس غرض سے روانہ کی گئی ہے وہ امیر شیر علیخان مرحوم کی قدیمی تجربہ کار سپاہ ہے۔ اور قندھار پر حملہ کرنے کے لئے سردار ایوبخان کی نئی نئی تدبیریں اور عجیب و غریب کوششیں جو افواہ کے طور پر سنی جاتی ہیں عمل میں آ رہی ہیں۔ اِس قسم کی افواہ درحقیقت ایسی حالت میں پیدا ہوئی ہونگی کہ جب سردار ایوبخان جنگی جانفشانی کی تیاریوں میں مصروف نظر آتا ہوگا مگر ہرات کی موجودہ حالت اور معاملات کی حالت سے بیشک سردار ایوبخان کو تحریک و ترغیب ہوئی ہوگی کہ وہ کھوئی ہوئی اپنے ہاتھ سے گئی ہوئی چیز کے حصول کی غرض سے لڑائی شروع کرے +

جس وقت امیر کابل کی نسبت ماہ گذشتہ میں یہہ خبریں مشتہر ہوئی تھیں کہ اب وہ ہندوستان میں آنے کے لئے تیاریاں کر رہا ہے اور غالباً انبالہ یا لاہور میں ایک دربار ہوگا اُسوقت ہم نے صاف طور سے ظاہر کر دیا تھا کہ امیر کابل کا بالفعل ہندوستان میں آنا ہرگز مناسب نہیں ہے کیونکہ افغانستان کی حالت ابھی خوب نہیں ہے۔ چنانچہ ہفتہ حال کی خبر سے ہماری رائے کو کامل طور سے تقویت ہوگئی ہے کیونکہ ہرات کا باغی ہونا اور سرداروں کا مخالفت پر کمربستہ ہو جانا اور اُدھر ایوبخان کا ہرات کی طرف چلنا ایسا نہیں ہے کہ اب امیر کابل جمعیت کی حالت میں ہندوستان میں آ دیں۔ بلکہ ہرات کی بغاوت کے تو آثار ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ اب پھر افغانستان میں ہلچل پڑے +

اگرچہ بینیٹ جیسے شخص کو عام میں بطور ہادی خیالات شمار کرنا نہایت ہی ذلیل خیال ہے مگر توبھی ہندوستان کے تمام مسیحیوں کو اُسکا شکر یاد کرنا چاہئے کیونکہ اُسنے اپنی تقریروں میں علانیہ بیان کیا ہے کہ نہ تو مسیحی مذہب اور نہ مسیحیوں سے میرا کچھ علاقہ ہے۔ اِس امر میں وہ بہت کوشش کرتا ہے کہ ہندوستان کو معلوم ہو جاوے کہ مجھہ میں اور اُس شخص میں جو مسیح کو پیار کرتا ہے نہ تو ہمدردی اور نہ کسی نوع کا اتحاد قلبی و معنوی پایا جاتا ہے۔ اُسکا یہہ خیال اور اُسکی یہہ کوشش بہت ہی مناسب ہے کیونکہ شیطان اپنی دیسواری کا آپ ہی حق رکھتا ہے اور ہندوستان کے باشندوں کو خوب طور سے معلوم ہو جاویگا کہ سخت تباہی اور خرابی ہی مسیحی مذہب کی جان کی دشمن ہے +

مشہور ہے کہ ایک لڑکا ایک موقع پر حاضر تھا کہ جسمیں جنرل واشنگٹن صاحب ایک عظیم الشان مکان کی بنیاد کا پتھر اپنے دست مبارک سے رکھہ رہے تھے۔ وہ پتھر بہت ہی بھاری تھا۔ پس لڑکا متعجب ہوا کہ جنرل صاحب اِس بھاری پتھر کو کسطرح ہلاتے ہیں اور کسطرح آسانی سے اُسکو ٹھیک جگہہ پر رکھتے ہیں۔ پر لڑکے کو یہہ معلوم نہ تھا کہ یہہ پتھر رسّی اور گراری کے وسیلہ ہلایا جاتا ہے۔ ایسا ہی اُن لوگوں کا حال ہے کہ جو مسیحی مذہب کی بڑی ترقی دیکھکر حیرت میں آتے ہیں کہ یہہ کمزور آدمیوں سے کسطرح تقویت پاتا جاتا ہے۔ اُنکا حال بھی اُسی لڑکے کی مانند ہے۔ لوگ نہیں جانتے کہ یہہ سب کچھ خدا کی طاقت سے ہو رہا ہے جب ہم خدا کے ساتھہ کام کرتے ہیں تو ہم تمام کاموں کو کر سکتے ہیں۔ گو کہ وہ کام کیسا ہی مشکل کیوں نہ ہو۔ ہماری روحانی امداد کا وسیلہ غیر معلوم ہے۔ پر اُسکی حقیقت اور حقیقت اظہر من الشمس ہے +



بقیہ تم مسیح کے حق میں کیا گمان کرتے ہو

پانچوان باب

اِس اَمر کے بیان میں کہ مسیح نے اپنے حق میں کیا کہا

مقام مذکورہ بالا میں پچھلی بات خاصکر قابل غور ہے جب ہم اُس دعوت عظیم و حاکمانہ کو سُنتے ہیں جو عیسیٰ اسلئے کرتا ہے کہ آدمی اُسپر جان نثاری کریں تو ہم محض یہی نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اگر وہ نہ دیوانہ اور نہ فریبی تھا تو بالضرور الٰہی تھا۔ اُسکے دعوے انسان کے جسم اور جان اور روح کے متعلق ہیں پس چاہئے کہ ہم ساری قوت و محبت اور ملکیت کو اُسکے حوالے کریں اور سب چیزونکو جنھیں عزیز اور قیمتی جانتے ہیں اُسکی خاطر ترک کر دیں سب کے لئے اُسکا قطعی حکم یہہ ہے کہ میرے پیچھے ہو لے ضرور ہے کہ اُسکی محبت اُس محبت پر غالب آوے جو ہم سب سے زیادہ عزیز رشتے وارونسے رکھتے ہیں۔ جو کوئی ماں باپ کو مجھ سے زیادہ چاہتا ہے میرے لایق نہیں ہے۔ اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا ہے میرے لایق نہیں دیکھو متی ۱۰ باب ۳۷ آیت۔ بلکہ اُسکی دعویں اِس سے بھی اعلیٰ ہیں کہ وہ فرماتا ہے اگر کوئی میرے پاس آوے اور اپنے ماں باپ اور جورو اور لڑکے اور بھائی بہن بلکہ اپنی جان کی دشمنی نہ کرے میرا شاگرد ہو نہیں سکتا۔ دیکھو لوقا ۱۴ باب ۲۶ آیت۔ پس وہ یہہ خاص قانون ٹھہراتا ہے کہ آدمی کی دلی محبت مسیح سے ایسی زیادہ ہو کہ وہ محبت جو وہ اپنے رشتے داروں سے رکھتا ہے بمقابلہ اُسکے گویا کچھ بھی نہ ہو* اُسکی تعلیم کے

مقتضائے کلام سے ظاہر ہے کہ وہ کسی حریف کے دعوے اور شراکت کو نہیں ہونے دیگا کیونکہ وہ ملک محبت انسان کا شاہنشاہ ہونا چاہتا ہے اور اُسکی اور انسان کی روح کے درمیان کوئی چیز حایل نہیں ہو سکتی پھر اُن مہیب نتایج پر غور کیجئے جو وہ اپنے اُس پیغام کی جو اُسکے شاگرد سنانے میں رد کرنیوالوں پر متعین کرتا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ جو کوئی تمہیں قبول نہ کرے اور تمہاری باتیں نہ سنے اُس گھر یا اُس شہر سے نکل کے اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دو۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم اور عمورا کی زمین کے لئے اُس شہر کی نسبت زیادہ آسانی ہوگی۔ متی ۱۰ باب ۱۵ آیت بلکہ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ہولناک سزا جو اُن رد کرنیوالوں کو دیجائیگی اُس لعنت سے زیادہ ہوگی جو قادر مطلق نے پیدا اُن کے گنہگار شہر و نبیر کی تھی اور نیز آدمی کا ابدی آرام یا عذاب اُن دعوونکو قبول یا رد کرنے پر منحصر ہے اور اُن دعووں کی قبولیت سے محض یہہ مطلب ہے کہ انسان مطلق اپنے تئیں اُسکی خدمت کے لئے نثار کرے +

اب اِن سب باتونسے کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ فرض کرو کہ اگر عیسیٰ ہماری مانند صرف ایک آدمی تھا یا چاہو اُسے تمام مخلوقات سے افضل سمجھو تو کیا اُس کے لئے جو صرف ایک مخلوق ہی ٹھہرے ایسے دعوے بیہودہ و کفر فاش نہوتے۔ کوئی نہیں سوائے اُس خدائے عزوجل کے کہ جس میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے موجود ہیں انسان کی جان نثاری کرنے کے لئے اپنے واسطے ایسے دعوے پیش کر سکتا۔ اُس کا حکم ہے کہ آدمی تمام اپنے دل و جان اور زور سے اُسکو پیار کریں اور یہی اُس جان نثاری سے مراد ہے جسکا مدعی عیسیٰ ہے۔ پس اب بتلائیے کہ عیسیٰ اگر خدا نہیں تو اور کون ہے + باقی آئندہ

* یعنے جب محبت و دشمنی کے یے دو لفظ بیبل کی عبارت میں مقابلہ کئے جاتے ہیں تو یعقوب کی وہ کیفیت جس میں اُسکی اُس محبت کا جو وہ اپنی دو عورتوں لیہ اور راخیل سے رکھتا تھا تذکرہ ہے ایک عمدہ مثال ہے۔ دیکھو پیدایش ۲۹ باب ۳۱ آیت کہ یعقوب نے لیہ سے دشمنی کی۔ لیکن اُس سے ماقبل کی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لیہ سے کس طرح کی دشمنی رکھتا تھا جس میں لکھا ہے کہ یعقوب نے راخیل کو لیہ سے زیادہ پیار کیا +

بقیہ وصیت نامہ محمد صاحب

یعنے خدیجہ والی بائبل جو وہ ہمیشہ پڑھتی تھی کیونکہ وہ اُسپر ایمان رکھتی تھی اور پادری ورقہ والی بائبل جسپر سے آپ کے لئے ترجمہ کیا کرتا تھا اور آپ سُنا کرتے تھے اور عمر والی بائبل جو آپکے روبرو پڑھی گئی اور اور بائبلیں جو جگہہ جگہہ سے آپنے پائیں اُن کو پڑھ کر اور اشخاص مذکورہ سے سُنکر بیان کرنا کہ مجھے وحی سے معلوم ہوا ہے میری نبوت کا ثبوت ہر جناب من یہہ سچائی نہیں بلکہ تکذیب کا باعث ہوگا کیونکہ ایسا تو ہر کوئی کاذب بھی اپنے رشتہ داروں اور جان پہچانوں اور خاص دوستوں اور اُن کی کتابوں کے عالموں اور پڑھنے والوں سے جو ایک ہی گھر میں ہمیشہ ساتھ رہتے ہوں سُنکر اور پڑھکر کہہ سکتا ہے کہ میں نبی ہوں اور میری نبوت کا یہہ ثبوت ہے کہ جس جس جگہہ یہہ احوال واقع ہووے اُسوقت موقع واردات پر میں نہ تھا جیسا کہ اس صورت والی سیپارہ میں لکھا ہے حتیٰ اذا جاؤک یجادلونک یقول الذین کفروا ان ھذا الا اساطیر الاولین یعنے جب تک نہ آویں تیرے پاس جھگڑنے کو تجھے کہتے ہیں وہ منکر یہہ کچھ نہیں مگر نقلیں ہیں اگلوں کی۔ الخ۔ قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیٔ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ۔ یعنے کہے مجکو وحی آئی اور اُسکو وحی کچھ نہیں آئی اور جو کہے میں اُتارتا ہوں برابر اُسکے جو اللہ نے اُتارا۔ الخ۔ اِس کی حقیقت یہہ ہے کہ جب حضرت نے پھر فرمایا کہ تمام احوال مجھے وحی سے معلوم ہوئے تو کفار قریش نے کہا کہ یہہ تمام احوال اگلیں کتابوں میں موجود ہیں آپنے نکالکر لکھ لینا کونسا مشکل ہے کیونکہ اگر یہہ وحی ہے ایسا تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہمپر وحی آئی۔ ایسا قرآن ہم بھی بنا سکتے ہیں حقیقت یہہ ہے کہ معجزہ نہ ملنا وحی کے وسیلے سے اگلے احوال بیان کرنے کے سبب کفار قریش نے جو بڑے بڑے بھاری اعتراض کئے جس سے حضرت بہت رنجیدہ ہوئے اور تنبیہ کے لئے فرمایا گیا کہ آپ اپنی

نبوت کے ثبوت کے لئے زمین میں گھسیگا یا آسمان پر چڑھیگا کر کوئی معجزہ لاوے گیا تو بھی نادانوں میں سے ہوگا جیسا کہ لوگ قرآن اور تیری نبوت کے حق میں شکی ہیں تب بھی ایمان جانا رہیگا مولوی عبدالقادر صاحب اس آیت ان کانا کبر اسکے حاشیہ پر فرماتے ہیں کافر مانتے تھے کہ یہہ نبی ہر ہزار اسکے ساتھ ہمیشہ ایک نشانی رہے کہ ہر کوئی دیکھے اور یقین لاوے سو شاید حضرت کا دل بھی چاہا الخ - یعنے کفار کے اعتراض درست ہیں اگر حضرت نبی ہوتے تو ضرور کوئی نہ کوئی معجزہ دیا جاتا تو اسلیئے حضرت کا بھی دل چاہا حقیقتاً اگر میں خدا کا رسول ہوتا تو خدا ضرور مجھے کوئی نہ کوئی معجزہ دیتا حضرت کا دل بھی چاہا صاف دلالت کرتا ہے کہ حضرت کو کوئی معجزہ ثبوت نبوت کے لئے نہیں ملا اس آیت اور دیگر آیات سے نہیں پایا جاتا کہ قریش ایسا معجزہ مانگتے جو ہر وقت حضرت کے ساتھ رہے جیسا کہ عبدالقادر صاحب فرماتے ہیں یا کہ کوئی قسم کا معجزہ جس سے حضرت کی نبوت ثابت ہو حضرت کا دل چاہنا صاف صاف قریش کے اعتراض کے درست ہونے پر دلالت کرتا ہے پہلے سیپارہ میں مذکور ہے کہ حضرت محمد صاحب نے یہود پر اپنی نبوت کے ثبوت میں یہہ معجزہ پیش کیا اگر میں پیغمبر نہیں تو تم موت کی تمنا کرو یعنے یہہ بات کہی کہ ای خدا تو موت دے ہمکو - یعنے میری نبوت کے لئے تمہارے لئے یہہ بڑا بھاری ثبوت ہے - والیہ لن یتمنوہ الموت ابدا - قسم ہے خدا کی یہود کبھی بھی ہمیشہ تک یعنے موت کی تمنا نہ کریں نہ کہوینگے کہ ای خدا تو ہمکو موت دے اسلئے تفسیرات اور حدیثات میں یوں مرقوم ہے کہ حضرت نے یہود کو اکٹھا کر کے فرمایا کہ مجھے خدا نے رسول کر کے بھیجا ہے میری نبوت کے ثبوت کے لئے خدا نے مجھے یہہ معجزہ دیا ہے کہ تم کبھی یہہ بات یعنے تمنا موت کی ہرگز کبھی بھی نہ کروگے یعنی اگر تم تمنا موت کی کروگے گلا بند ہو کر یعنے خناق کی بیماری سے مرجاؤگے کسی یہودی نے کبھی بھی تمنا موت کی نکی حضرت فرماتے ہیں قسم خدا کی اگر یہہ یہودی تمنا موت کی کرتے تمام دنیا کے یہودی گلا بند ہو کر یعنے خناق کی بیماری سے مرجاتے

حقیقت یہہ ہے کہ یہود یونکا ایمان ہے کہ خدا نے ہمکو رسولوں کے گھرانے میں پیدا کیا اور اپنی کلام بخشتے اور بڑے بڑے فضل ہمپر کرنے کا یہہ سبب ہے کہ ہم اپنی زندگی اُسکے کلام کے موافق بسر کریں اور خدا کی کلام کے مطابق جو جو حکم فرمائے ہیں عمل میں لاکر ہمیشہ کی زندگی کے واسطے اس دنیا میں خزانہ جمع کریں کیونکہ جو کچھ ہم اس دنیا میں کرینگے اسکا بدلہ خدا کے حضور بہشت میں پاوینگے کیونکہ خدا کا ہم پر بڑا فضل و مہربانی کا یہی سبب ہے کہ ہم اس دنیا میں اُسکے کلام کے موافق عمل کر کے آگے کے لئے دولت جمع کریں کیونکہ خدا نے ہمپر یہہ خاص فرض ٹھہرایا ہے کہ ہم اُسکے کلام کے موافق اپنی اور بھائیوں کی جان کی حفاظت کریں خاص کر کے ہمارے لئے سخت حکم ہے کہ اپنی اور کسی کی جان مارنے کا قصد نہ کریں کیونکہ اپنی یا کسی کی جان مارنا نہایت بڑا گناہ ہے جسکے سبب دوزخ میں جاوینگے +

لیکن آپ تو فرماتے ہیں (تمنا جسکے معنی دل سے یہہ آرزو کرنی) کہ ای خدا تو ہمکو مار ڈال - موت کی کرو - ای رسولوں کے گھرانے کے لوگو تم سب اکٹھے ہو کر آؤ اور خدا سے یہہ دعا مانگو - کہ ای خدا تو ہمکو موت دے جو بموجب آپ کے دین کے بھی کفر ہے جیسا کہ حدیثات کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو تمنا موت کی کرتا ہے وہ کافر ہے یعنے اور لعنت کرتا ہے یا اپنی زندگی سے ناراض ہو کے خدا پر عیب لگاتا ہے کہ تو نے ہمکو کیوں پیدا کیا تیرے پیدا کرنے سے ہم نہایت ہی ناراض ہیں یعنی موت کی تمنا کرنی بموجب خدا کی کلام کے بڑا بھاری کفر ہے ایسا ہی مسلمانوں کی کتابوں میں ہے بلکہ ہمپر یہہ فرض ہے جیسا کہ خدا کی کلام یعنی بائبل میں مذکور ہے اور نبیوں کی دعاؤں میں صاف صاف یہہ مذکور ہے کہ ای خدا تو ہمکو زندگی کی درازی عنایت کر کہ اُسکو تیرے کلام کے لئے بسر کر کے تیری مرضی کے موافق تجھ ہی سے خوشی حاصل کریں نہ ایسے بڑے کفر کی بات جسکے سبب خدا کے غضب کے لائق ہو جاویں آپ کا اپنے ثبوت نبوت کے لئے معجزہ بنانا جو دونوں دینوں میں کفر ہے تعجب کی بات ہے کیونکہ کفر کا کرنے اور کرانے والا دونوں پر کفر لازم آتا ہے + باقی آئندہ

افغانستان

افغانستان کی متواتر خبروں سے امیر عبدالرحمان خان کی ظالمانہ اور جابرانہ کارروائیوں کی شکائتیں سنی جاتی ہیں - لیکن یہہ شکائتیں کچھ نئی نہیں ہیں جیسے امیر عبدالرحمان خان کو ہمنے امیر بنایا ہے افغانوں نے بھی سمجھا کہ آجکل افغانستان میں چنگیز خان اور ہلاکو کا دور دورہ ہے اور امیر عبدالرحمان خان بھی اگر ایسا نہ کریں تو کیا کریں کیونکہ افغانستان قدیم سے جبر پسند ہے وہ یہی سمجھ رہے ہیں کہ جب تک افغانستان پر جبر نکیا جاوے گا اور امیر شیر علیخان مرحوم کی حکمت عملی اختیار نکیجاویگی افغانستان کسی طرح درست نہ ہوگا - امیر عبدالرحمان خان خود مختار ہیں اُنسے کوئی بازپرس کرنے والا نہیں ہے وہ افغانیوں کے رگ وریشہ سے خوب واقف ہیں - اور درحقیقت امیر عبدالرحمان خان کی ایسی کارروائی بالغرض اُنکے حق میں مفید ہو یا مضر مگر ہمارے حق میں ہر طرح مفید ہے کیونکہ اب افغانستان والوں کو قدر و عافیت معلوم ہوگئی ہے - چونکہ اُس عرصہ میں یعنے جب ہماری فوجوں کے جھنڈے افغانستان میں گڑے تھے اور افغانیوں نے انگریزی تہذیب کی جھلک دیکھی تھی اُنکو معلوم ہو گیا تھا کہ امن و امان اور تہذیب و شایستگی اور قومی مہذب کارروائی ایسی ہوتی ہے تو اب تمام افغانستان ہمکو یاد کرتا ہے کیونکہ قندھار کی خبروں سے متواتر طور سے ثابت ہوتا ہے کہ جب سے مرد پر روسیوں کے قابض ہونے کی خبریں جنوبی افغانستان میں آرہی ہیں تو وہاں کے لوگ خیال کر رہے ہیں کہ اب اُنکی نزع کی حالت جاتی رہے گی اور انگریزی گورنمنٹ از سر نو افغانوں کو اعجاز مسیحائی دکھائیگی - لیکن ہم تو اس مرض کے معالجہ سے دست بردار ہو کر چلے آئے ہیں اور ہمنے اسکا مرض لا علاج تصور کیا ہے اور افغانستان کو کہدیا ہے کہ خود ہی اپنا علاج کرے - یا کوئی دوسرا ڈاکٹر جو ہمارا قائم مقام ہو وسط ایشیا سے طلب کرے +

اس عرصہ میں امیر عبدالرحمان خان نے بڑے بڑے سرداروں کو





تہ تیغ کیا اور سردار بھی وہ جو افغانستان کے رکن رکین اور شہ زور اثر والے چلتے پرزے خیال کئے جاتے تھے۔ جنہوں نے گذشتہ زمانہ میں بعض اوقات انگریزی فوج کو بھی حیرت میں ڈالدیا تھا لیکن جب ہم افغانستان کی حالت کو امیر عبدالرحمان خان کی نگاہ سے دیکھیں تو معلوم ہو جائے کہ انکی یہہ حکمت عملیاں کیسی ہیں وہ افغانستان سے اُن کانٹوں کو دور کرنا چاہتے ہیں جنکو وہ اپنی راہ میں حایل سمجھتے ہیں۔ اس لحاظ سے جو افغانی سردار محمد جان وغیرہ امیر عبدالرحمان خان کے ہاتھ سے قتل کئے گئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ افغانستان پر امیر عبدالرحمان خان کے خلاف اپنا اثر نہ ڈال سکتے تھے وہ اپنا پرانا کینہ نہ نکال سکتے تھے جبکہ علانیہ طور پر یہہ سردار خاندان امیر شیر علیخان مرحوم کے پکے دوست اور ہواخواہ تھے اور چاہتے تھے کہ کسیطرح افغانستان کی حکومت پھر امیر شیر علیخان کے خاندان میں چلی آئے۔ گو یہہ سردار آخر میں امیر عبدالرحمان خان کے مطیع ہو گئے تھے لیکن امیر موصوف کو اُنپر اعتماد نہ تھا اور اسلئے ضرور تھا کہ ایسے سرداروں کو امیر کابل حرف غلط کی طرح دنیا سے مٹا دیں۔ امیر عبدالرحمان خان کی مذکورہ کارروائی کو مدبرانہ سمجھو یا سفاکانہ لیکن ہمیں شک نہیں ہے کہ اب افغانستان میں کوئی ایسا سردار باقی نہ رہا جو امیر کی غیبت کے ایام میں کسی قسم کا تزلزل افغانستان میں ڈال سکتا ہو۔ اسی لحاظ سے اب امیر عبدالرحمان خان ہندوستان میں آنے کی تیاریاں کر رہا ہے +

مراسلات

اتفاقی مباحثہ

اپنے گواہوں کو لاؤ تاکہ تم سچے ثابت ہو یا لوگ سنیں اور کہیں کہ یہہ سچ ہے (یسعیاہ ۴۳: ۹) سچائی کو مول لے اور اُسے نہ بیچ (امثال ۲۳: ۲۳) +۔

آجکل شہر گجرات میں ایک محمدی واعظ بنام مولوی عبدالحق کہیں سے تشریف لائے ہوئے ہیں اور شام کیوقت بازار شہدی میں وعظ کیا کرتے ہیں اور محض تعصب کی راہ سے دین عیسوی کو دنیا کے سب دینوں سے بُرا اور معیوب بتلاتے ہیں اور کئی ایک جھوٹھے الزام خداوند یسوع مسیح کی ذات پر لگاتے ہیں اور قرآن کی فضیلت دل کی بناوٹی باتوں سے ظاہر کرتے ہیں۔ ہم بھی کئی ایک موقعوں پر انکی وعظ سُننے گئے مگر سوائے تمسخر اور ٹھٹھے کے محمد صاحب کی کوئی فضیلت نہ سُنی یہاں تک کہ ایک روز ایک ہندو متعلم مشن اسکول نے ایک سوال پوچھا تو اُس بیچارے معصیت کے مارے کو جواب سوائے بک بک نکرو کے اور کچھ نصیب نہوا جب یہاں کے عیسائیوں نے مولوی صاحب کے اخلاق کا یہہ حال دیکھا تو اُنکے مجمع میں جاکر گفتگو کرنا لازم مناسب نہ جانا مگر تاریخ ۲۰ ماہ جنوری کو جبکہ بابو دیدار سنگھ صاحب بامیل مجمع حسب معمول سکے کرنچن بک شاپ پر کھڑے ہو کر انجیل کی خوشخبری دے رہے تھے تو اچانک مولوی صاحب موصوف تشریف آور ہوئے اور چونکہ بابو صاحب موصوف کے آخری الفاظ یہہ تھے کہ زمین پر اور آسمان کے نیچے کوئی نام سوائے خداوند مسیح کے نہیں دیا گیا جس سے نجات ہو تو فوراً مولوی صاحب بول اُٹھے کہ میں ہمارے رسول خدا جناب سرور کائنات ہماری سفارش اور شفاعت کرینگے۔ بابو دیدار سنگھ صاحب نے پوچھا کہ اس دعوی کی کوئی دلیل بھی آپکے پاس ہے اگر ہے تو پیش کیجئے +

م۔ ہاں کیوں نہیں قرآن مجید ہی اس دعوی کی دلیل ہے +

ب۔ پہلے قرآن کو منجانب اللہ ثبوت کیجئے +

م۔ قرآن تو خود ہی کلام خدا ہونے کی ایک دلیل ہے کیونکہ وہ لاثانی ہے +

ب۔ کیا آپ کلام اللہ کی پہچان کے لئے یہی ایک شرط مانتے ہیں؟

م۔ میں تین شرایط خدا کے کلام کی پہچان کے لئے مانتا ہوں اور وہ یہہ ہیں +

اوّل کلام اللہ لاثانی ہو +

دویم۔ خداوند تعالی کی وحدانیت کا بیان اُس میں کامل طور سے مذکور ہو +

سویم۔ وہ شخص جسپر کلام نازل ہو بے عیب اور نیک چلن ہو +

ب۔ مولوی صاحب میں عرض کرتا ہوں کہ صرف یہہ ہی تین شرایط کلام حق کی پہچان کے لئے کافی نہیں ہیں بلکہ یہہ ہونی چاہیں +

اوّل یہہ کہ ہر ایک قسم کی بندگی اور ریاضت عبادات کی گواہ ہے کہ آدمی کو حقیقی خوشحالی کی تمنا اور خواہش ہے یعنے روح کی خواہش و تمنا جو نفس کی لذت اور عقل کی قوت سے دور نہیں ہو سکتی چاہئے کہ الہامی کتاب میں ایسی راہ بتائی جاوے جس سے آدمی کی روح کی وہ خواہش و تمنا پوری ہو +

دویم۔ الہام حقیقی اُس شریعت اور انصاف کے ساتھ جو خدا نے انسان کے دل میں نقش کیا ہے موافقت رکھتا ہو +

سویم۔ خدا نے آدمی کے دلی انصاف و شریعت میں اپنے تئیں مقدس اور عادل بیان کیا ہے چاہئے کہ خداوند تعالی اُس الہام سے پاک اور قادر اور بے الزام ٹھہرے۔ اور جسطرح آدمی کی دلی تمیز اُسے پاکیزگی اور نیکی حاصل کرنے کے لئے بھاتی ہے اُسیطرح وہ کلام بھی اُسے نیکی اور پاکیزگی کی طرف رجوع کرواوے +

چہارم۔ جسطرح خدا قدیم اور قادر مطلق اور ذات و صفات میں تغیر و تبدل سے دور اور پاک ہے الہام حقیقی بھی اُسے ویسا ہی بیان کرے +

پنجم۔ خدا کے کلام میں کسیطرح کا اختلاف نہو بلکہ عمدہ عمدہ مطلب اور تعلیمیں آپس میں موافق اور مطابق ہوں اور نیز خدا کا کلام ایسی حقیقتوں کو بیان کرتا ہو جو انسان کی عقل ناقص کے احاطہ سے دور اور باہر ہوں اور جس سے خدا کا علم اور حکمت انسان کی ضعیف عقل و حکمت سے ہزارہا درجہ افضل معلوم ہو مگر اگر آپ صرف اپنی ہی تین شرایط سے قرآن کو کتاب اللہ ثابت کر سکتے ہیں تو کیجئے میں سنوں گا مگر یہہ جان لینا کہ آپ کی تین شرایط کلام حق کی پہچان کے لئے بس نہیں ہیں +

م۔ ہمارا اوّل دعوی یہہ ہے کہ ہمارا قرآن لاثانی ہے +

ب۔ مولوی صاحب زبان انگریزی لاطینی اور یونانی میں ایسی ایسی

کتابیں تصنیف ہو چکیں ہیں کہ قرآن سے کہیں افضل ہیں اور کئی ایک شاعروں کی تصنیفات لاثانی مانی جاتی ہیں +

م - میں شاعروں کا ذکر نہیں سنتا +

ب - تو پھر کس بات میں سے لاثانی قرار دیتے ہیں +

م - مضمون اور عبارت آرائی میں +

ب - اگر آپ باعتبار مضامین عالیہ کے اسے لاثانی قرار دیتے ہیں تو یہہ قابل تسلیم کے نہیں کیونکہ جو مضامین عالیہ اُسمیں درج ہیں وہ سب ہماری کتابوں یعنے توریت و انجیل سے لیکر اسمیں درج کئے گئے ہیں +

اور اگر آپ بلحاظ عبارت آرائی کے اسے معجزہ کہتے ہیں تو لازم آتا ہے کہ وے ساری کتابیں جو زمانہ قدیم میں یونانی اور لاطینی زبانمیں لکھی گئیں اور جو اُن زبانوں میں لاثانی اور بے مثل ہیں کلام خدا تعالیٰ اور مانی جاویں - اور کالیداس کے اشعار بھی آپ منجانب اللہ ہیں اور ملٹن صاحب کی تصنیف کو بھی ویسا ہی سمجھیں اور ان سب کے مصنفوں کو ہادی اور رہبر دین قرار دویں +

م - تم کیونکر کہتے ہو کہ ملٹن وغیرہ کی کتابیں نہایت عمدہ ہیں +

ب - مولوی صاحب زمانہ حال کے تعلیم یافتہ لوگ ملٹن - ہومر و پنڈت کالیداس کی کتابوں کی عبارت آرائی کو افضل قرار دیتے ہیں اور کئی ایک عالموں نے گواہی بھی دی ہے +

م - بتاؤ کون کہتا ہے یا کہ کتابوں کا نام ہی لیکر ڈراتے ہو +

ب - مولوی صاحب صبر کیجئے میں کئی آدمیوں کی گواہی دکھلا سکتا ہوں مگر اسوقت چاہو تو ڈاکٹر فانڈر صاحب کی تصنیفات اور مسٹر فورمن صاحب کی کتاب تیغ و سپر عیسوی میں سے ملاحظہ فرما لیجئے کہ وہ لاطینی اور یونانی وغیرہ کتابوں کو اپنی اپنی زبان میں لاثانی اور بے مثل قرار دیتے ہیں +

م - لاؤ کہاں ہے تیغ و سپر عیسوی مگر پہلے تم مسٹر فورمن صاحب کا دستخط دکھلاؤ +

ب - واہ مولوی صاحب جبکہ وہ کتاب اُنسے تصنیف ہو کر چھپ گئی ہے تو پھر دستخط کی کیا ضرورت ہے +

م - تم نے خود بنائی ہوگی +

ب - مولوی صاحب افسوس صد افسوس شاید سرکاری قانون آپنے کبھی نہیں سُنا سوائے اسکے آپ اپنے ہی عالموں کی طرف نگاہ کریں کہ وہ قرآن کی عبارت پر کیا کہتے ہیں اور ابراہیم کا دعویٰ سنئے - وہ یہہ فرماتا ہے کہ قرآن میں کچھ عجوبات نہیں ہیں اور اُسکے برابر سورت بنا نہیں سکا جو نہ ہوا تو باعث اُسکا یہہ تھا کہ عرب کے لوگوں کو جبراً تعزیراً ممانعت تھی کہ اسبات کا ارادہ نہ کریں اگر اُنکو فرصت ملتی تو اُسکے برابر کوئی سورت فصاحت اور بلاغت اور نظم میں ویسی ہی بنا دیتے چنانچہ یہہ اُسکی عبارت ہے +

والعجب فیہ من حیث الاخبار عن امور الماضیۃ والاٰتیۃ ومن جھۃ صرف الدواعی عن المعارض ومن العرب من الاھتمام بہ جبرًا وتعجیزًا اذلو خلاھم لکانو قادرین علیٰ ان یاتوا بسورۃ من مثلہ بلاغۃً وفصاحۃً ونظمًا - سوائے اسکے علی مرتضیٰ کا دیوان دیکھئے کہ کسطرح کی فصاحت اور بلاغت اسمیں بھری ہے اگر نظم کتاب وجہ ثبوت نبوت ہے تو اس دیوان کو خدا کا کلام قرار دیجئے کیونکہ اُسکی فصاحت و بلاغت قرآن سے ہرگز کم نہیں +

م - تم کیونکر جانتے ہو کہ ابراہیم نے ایسا دعویٰ کیا ہے +

ب - میں نے اُسکی بابت کئی ایک کتابوں میں پڑھا ہے اور وہ شخص آپ کے ہی ایک فرقہ بنام نظامیہ کا پیشوا تھا اور علامہ شہرستانی نے اُسکا حال اپنی کتاب میں لکھا ہے +

م - ثابت کرو کہ یہہ شخص جناب سرور کائنات کے زمانہ میں تھا +

ب - خواہ وہ اُس زمانہ میں تھا یا نہ تھا اس سے کچھ غرض نہیں مطلب ہمارا صرف اُسکے دعوے سے ہے +

م - لاؤ اُسکی کتاب میں دکھلا دو +

ب - مولوی صاحب دنیا کی تمام کتابیں تو اس دکان میں موجود نہیں ہیں اُسکا دعویٰ آپکو سنا دیا ہے - اگر چاہو تو میں اُس کتاب سے جسے میں نے پڑھا ہے دکھلا دیتا ہوں +

م - یہہ کسکی کتابیں ہیں تمہاری دلی بناوٹ ہے +

ب - نہیں مولوی صاحب بناوٹ کا الزام نہ دو دیکھئے جناب پادری عماد الدین صاحب اُسکا ذکر کتاب تحقیق الایمان میں کرتے ہیں +

م - عماد الدین تو فن بناوٹ میں مشہور و معروف ہیں +

ب - ہاں مولوی صاحب سچ ہمیشہ تلخ معلوم دیتا ہے - آپ کیوں نہ اُنکی بابت ویسا کہیں جنہوں نے دین محمدی کی دھجیاں اُڑا دیں ہیں اور صداقت کو ظاہر کر دیا ہے +

م - خیر یا بود و بود ارنگہہ تم تو ہمارے دوست ہو اور اگر مباحثہ کو طول دو گے تو دوستی میں فرق آجائیگا +

ب - میں بے شک آپکا دوست ہوں مگر سچے دوست کا یہی نشان ہے کہ وہ ہمیشہ دوست کی روحانی اور جسمانی بہتری چاہے اور حقیقی بہتری یہی ہے کہ آپ میرے وسیلے اس حقیقی نجات دہندہ کے پاس آویں جو فرماتا ہے کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں خدا کرے کہ آپ جواب سوال میں پولوس ہو جاویں - آمین -

راقم ٹی - ڈی - از گجرات

اخبارات تار برقی

لنڈن - ۷ فروری - آج پارلیمنٹ کے کھلنے پر جو سپیچ لارڈ چنسلر نے تھرون (یعنی تخت) کی طرف سے پڑھی اُسمیں پرنس بیوپولڈ کی شادی کا اعلان تھا - اور نیز اُسمیں اس امر کا اظہار تھا کہ ہمارا حقیقی رشتہ اور صداقت مجسم باہمی اتفاق تمام غیر ممالک کی طاقتوں سے نظر آرہا ہے - تفصیلی معززانہ طور پر واگذاشت کیا گیا ہے - حضور ملکہ معظمہ مصر میں اپنا زور و شکوہ ایسا ظاہر کرینگی کہ جسکے طفیل سے اُسکی ٹھیک ویسی ہی قدر و منزلت رہیگی جیسی کہ پیشتر لڑائی ہونیکے تھی مگر یہہ کارروائی ایک ایسے حوصلہ کے ساتھ کیجائیگی جو گورنمنٹ کے حق میں مفید ہو اور اُس ملک مصر کے انتظامات کو نہایت پسندیدہ





اور معقول و مناسب صورتوں میں ظاہر کرنیکی مجاز ہو۔ ہندوستان کی شمالی و مغربی سرحد کے پرے برابر امن و امان ہے۔ اندرونی امن چین اور مرغوب حالات زمانہ اور نیز موسموں کے پیداوار کے حق میں مفید ہونے اور بجا حلات اراضی کے بڑھنے سے گورنمنٹ اب اسقدر طاقت ور ہوگئی ہے کہ وہ پبلک ورکس (یعنے سرکاری کاروبار) کو پھر از سر نو شروع کر سکتی ہے اور باشندگان ملک کو زیادہ تر اچھی حالت میں رکھنے کے لئے جو تدابیر و تجاویز درکار ہیں انکی جانب اپنی توجہ لگا سکتی ہے +

جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کو پورا پورا یقین ہے کہ ٹرنسوال گورنمنٹ ضرور نفع کی صورت دیکھکر کارروائی کریگی۔ بسوٹو لینڈ میں دوبارہ ہنگامہ و فساد نہیں ہوا مگر ملک کیحالت کچھ غیر منفصلہ ہے +

فرانس کے ساتھ جو عہدنامہ دربارہ تجارت ہے اسکی تجدید و تحویل کے لئے تاہنوز عہد و پیمان ہو رہے ہیں اور اس عہدنامہ کے نتیجہ کی خواہش پر جو دونوں اقوام کے حق میں ایک دوسرے کے ساتھ بہبید علاقہ جاری رکھنے کے لئے مفید ہوگا اتفاق کیا جاویگا اپنے ملک اور غیر ملک کے ساتھ جو تجارت ہوتی ہے اسمیں روز افزون ترقی ہے۔ گذشتہ موسم زراعت کے حق میں نہایت ہی خاطر خواہ تھا +

آئرلینڈ کی نسبت جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند نے کہا کہ اسکی موجودہ حالت جو سابقہ حالت سے اچھی ہے اسے اُمید کو جرات اور حوصلہ نصیب ہوتا ہے اور اس کے موجودہ استقلال کا پاداش کہ سے مطلوبہ ضروری نتایج حاصل ہونگے۔ انصاف زیادہ ہوشیاری اور چستی سے کیا جاتا ہے۔ دہشت و وحشت کم ہوگئی ہے اور حکام نے زاید اختیارات سے فایدہ اُٹھایا ہے +

کلکتہ۔ ۱۳ فروری۔ مسٹر ایلبرٹ صاحب بجائے کرنل ہنڈرسن صاحب محکمہ ٹھگی و ڈکیتی کے حضور ویسرائے ہند کی جانب سے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ اور اب کلکتہ کی کمشنری پولیس صاحب موصوف کی تبدیلی سے خالی ہے +

مسٹر اربرتھنٹ صاحب مع اپنی لیڈی صاحبہ و مصاحبین کل رنگون سے واپس تشریف لائے۔ صفائی کی بابت جناب نواب لفٹنٹ گورنر کی جانب سے تاکید شدید ہے اسیواسطے ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے کہ سالانہ صفائی کی بابت رپوٹ کرے +

لنڈن۔ ۱۲ فروری۔ البانیا میں اخبار ٹایمس کے خاص کرسپانڈنٹ کے قتل کی خبر غلط ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک شاہی علان مشتہر ہوا ہے کہ یہودیوں کی نسبت غیر سلاطین کی مداخلت نہونی چاہئے اور بیان ہے کہ بلوے کے روکنے کے لئے سد کیا جاویگا +

قسطنطنیہ۔ ۱۲ فروری۔ بابعالی نے اپنے وکلاء کیطرف خط لکھا ہے جسمیں یہہ بیان ہے کہ سلطان نے خدیو مصر کو یہہ حکم دیا ہے کہ قومی امن کا لحاظ رہے اور مصر میں انتظام قایم رہے +

لنڈن۔ ۱۳ فروری۔ آئرلینڈ سے خبر آئی ہے کہ غیر واجب لگان کی نسبت بہت سے اشخاص ماخوذ کئے گئے ہیں +

رپوٹ فصل۔ رپوٹ فصل و بارش پنجاب بابت

اوس ہفتہ کے جو ۳۱ جنوری ۱۸۸۲ء کو ختم ہوا۔

دہلی قدرے بارش ہوئی۔ فصل عُمدہ ہے۔ نرخ بدستور۔ بیماری چیچک شہر میں پھیل رہی ہے اور چند حادثے ہیضہ کے بھی ہوئے۔

حصار بارش بالکل نہیں۔ فصل بیج ترقی پر ہے۔ نرخ کم بیش ہو رہا ہے۔ صحت عُمدہ ہے۔

انبالہ بارش ¼ اور فصل کے لئے زیادہ بارش کی ضرورت ہے صحت عُمدہ ہے۔

جالندھر بارش ⅛ نرخ بدستور۔ صحت عُمدہ۔ فصل روبترقی ہے۔

امرتسر بارش بالکل نہیں ہوئی۔ صحت عُمدہ ہے۔ نرخ کمی پر ہے۔

سیالکوٹ فصل عُمدہ۔ صحت عمدہ۔ ۳۱ کو بارش ہوئی

لاہور ۳۱ تاریخ کو بارش ہوئی۔ فصل عُمدہ ہے۔ نرخ غیر مُستقل۔

فیروزپور بارش بالکل نہیں۔ فصل صحت عمدہ۔ نرخ کمی پر مایل ہے۔

راولپنڈی بارش ½ انچہ۔ زراعت عُمدہ۔ صحت عُموما عُمدہ۔ نرخ غیر مُستقل۔

مُلتان بارش ½ فصل عُمدہ ہے۔ صحت عُمدہ۔ نرخ بدستور

ڈیرہ اسمعیلخان بارش بالکل نہیں ہوئی۔ صحت عُمدہ۔ فصل اچھی ہے۔ نرخ بدستور۔

پشاور بارش ¼ فصل کی حالت عُمدہ۔ نرخ میں قدرے تفاوت ہے۔

رنگون جو اطلاع رنگون سے دستیاب ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ وہ صاحب جو بہ عہدہ قاصد ماندلی سے حضور ویسرائے بہادر کی ملاقات کو آئے تھے ایک کلرک تھے یہ صاحب شاید ملکہ کی مرضی سے بدون آگاہی شاہ کے تشریف لائے تھے کیونکہ انکے ہمراہ سوائے ایک یا دو خانگی ملازموں کے کوئی ملازم سرکاری نتھا۔

کابل۔ کابل سے خبر ملی ہے کہ عظمت اللہ خاں غلزئی و دیگر کوہستانی ہردو کابل میں مُقید ہیں اور نیز افواہ ہے کہ وہ بھی مانند محمد خان قتل کئے گئے ہیں۔ مگر یہ امر بے ثبوت ہے۔

تاحال امیر کابل نے قندھار کے سرداروں اور خانوں کو کوئی معمولی خدمت نہیں عطا کی اور نیز سُنا جاتا ہے کہ سولہ روز کے بعد انکو کوئی خدمت دیجاویگی۔

چین۔ بموجب بیان اخبارات انگریزی گورنمنٹ چین نے اول قسط عوضانہ جو مطابق عہدنامہ گذشتہ جا سلطنت روس کو دینی قرار پائی تھی معرفت کمیٹی لنڈن ادا کر دی ہے

خیرات حال میں ایک نقشہ شایع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ اہل شہر لنڈن نے ۱۸۸۲ء میں اکتالیس لاکھ اکیس ہزار پانچ سو چالیس پونڈ خیرات کئے اسمیں سے تیرہ لاکھ چوہتر ہزار آٹھ سو چوالیس پونڈ لنڈن اور غیر ملک کے مشن میں صرف ہوا

سلطان روم کی ریاست میں ابتری کی خبر ہے۔ کہتے ہیں کہ کرد لوگ خود شہر کارس سے نکلکر دوسرے ملک میں جاتے ہیں۔ اُس شہر میں ارمنی لوگوں کی ترقی ہے +

تاشقند میں روس کی طرف سے ایک تجارتی بنک قایم کیا گیا ہے +

لودیانہ

سنڈے سکول کا سالانہ جلسہ بروز دوشنبہ ۵ر فروری کو بوقت ۴ بجے شام مشن احاطہ میں ایک کلاں خیمہ کے اندر جو اسی واسطے کھڑا کیا گیا تھا منعقد ہوا۔ پیشتر اس سے کہ سنڈے سکول کے طالب علم و اُستاد (لودیانہ کلیسیا کے تمام مسیحی) اُسجگہہ جمع ہوں تمام مسیحی مرد اور لڑکے صفیں باندھکر اور ایک پھریرا لیکر جسپر سنڈے سکول آرمی بحروف طلائی جسپان تھا گیت گاتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ سنڈے سکول کے مکان پر گئے اور اُنکو جو آگے ہی سے دو جھنڈیاں لیکر اِستقبال کو کھڑے تھے جیرس دیکر شامل کیا۔ پھر گیت گاتے ہوئے خیمہ کی طرف کو چلے اور گاتے گاتے اُسمیں داخل ہوئے بعد اِسکے مٹھائی وجاء وغیرہ تقسیم ہوئی۔ جسکے بعد انعام اُن طالب علموں کو تقسیم ہوا جو تمام سال زیادہ حاضر رہے تھے۔ پھر وہ عمدہ قدیم نقل (مسیح کی سوانح عمری منظوم) باجہ کے ساتھ ۳ حصوں میں تقسیم کرکے گائی گئی۔ ہر حصہ کے بعد ایک تقریر ہوتی تھی چنانچہ اوّل تقریر کا مضمون یہہ تھا کہ سنڈے سکولوں سے دنیا کو بڑا فایدہ ہوا ہے۔ دوسری تقریر کا مضمون یہہ تھا کہ ہمکو خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ ایسے ایسے بندوبست اور جلسے کئے جاتے ہیں جو آگے ہندوستان میں نہ تھے اور جنسے ہندوستان کو بہت کچھ فایدہ حاصل ہوتا ہے اور ہوویگا۔ تیسری اسپیچ کا مضمون یہہ تھا کہ ہمکو کسقدر کلام الٰہی کے مطالعہ کا اور خداوند مسیح کے روحانی نمونے دیکھنیکا شوق ہونا چاہئے بعد اسکے ایک آیت پاک کلام میں سے گائی گئی۔ اور دعا کرکے یہہ جلسہ قریب ۸ بجے برخاست ہوا +

ہفتہ حال میں ایک مرتبہ کسقدر تقاطر ہوا۔ اور گاہے ہوا سرد چلی اور گاہے دھوپ کی تیزی رہی +

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ۱۱ر فروری سے دورہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ موضع سونیت سے جو کسی زمانہ میں بڑا شہر تھا اور ایک راجہ بھی رہتا تھا صاحب موصوف نے بہت سے پرانے سکے زمینداروں سے خرید فرمائے ہیں آج خوب زور شور سے بارش ہوئی۔ +

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار بروز پنجشنبہ شایع ہوتا ہے جسمیں مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں۔ اوّل آرٹیکل دینی و دنیوی۔ دویم مضامین ملی و ملکی جنسے فایدہ خاص و عام ہو۔ سویم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ۔ چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے پنجم اخبارات ملکی و ولایتی و تار برقی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ قیمت سالیانہ ایک پرچہ کے واسطے بلا محصول عـــہ ۱۲ر اور مع محصول عــــہ ۲ر۔ دو پرچہ کے واسطے للعہ۔ تین پرچہ یا زیادہ کے واسطے جو ایک ہی نام پر منگانے چاہیں فی پرچہ عـــہ ۱۲ر مع محصول جو کوئی چھ پرچہ اکٹھے لیوے اُسکو ایک پرچہ مفت دیا جائیگا اور جو کوئی بارہ پرچہ منگائے تو علاوہ ایک پرچہ مفت کے ایک جلد پوری بیبل کی دیجاویگی قیمت پیشگی لیجاویگی بغیر قیمت پیشگی روانہ نہ ہوگا +

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

سنتی خیرو ولد پیرو نور باف ساکن لودیانہ محلہ ڈھولیوال نے پارچہ بافی نیز لنگی زردوزی وکار سادہ و کھیس ڈبیکا خوب بنانے میں کمال حاصل کیا ہے۔ اور مدرسہ صنعت کاری قیصریہ میں اُستاد بھی رہچکا ہے۔ اُسکی خواہش ہے کہ اگر کہیں کسی مدرسہ صنعت کاری میں کسی اُستاد کی ضرورت ہو تو طلب کیا جاؤں +

المشتہر
علی بخش از لودیانہ ۱۵ فروری ۱۸۸۳ء

اُستاد کی ضرورت

کرسچن گرلز سکول لودیانہ کے لئے ایک ایسے اُستاد کی جو ایسی لیاقت رکھتا ہو کہ فارسی میں مڈل سکول کی جماعت میں تعلیم دیسکتا ہو ضرورت ہے۔ اور نیز خورد سال بچوں کو تعلیم دینیکا شوق رکھتا ہو۔ نیک چلن و خوش رویہ ہو۔ اگر عیسائی ہو تو بہتر ہے۔ اِسلئے اشتہار دیا جاتا ہے کہ جس کسی کو خواہش ہو درخواست اپنی مع اسناد لیاقت و چال چلن کے مس ویسٹ صاحبہ سپرنٹنڈنٹ سکول مذکور کے پاس بھیجدے +

المشتہر
مس ویسٹ صاحبہ سپرنٹنڈنٹ گرلز سکول لودیانہ ۱۵ر فروری ۱۸۸۳ء

رسید زر

جناب غلام مسیح صاحب از مین پوری۔	ـــے
جناب مسٹر ڈبلیو آر ٹرنر صاحب از ہردوئی۔	ـــے
جناب گنگا رام صاحب از رائے پور۔	ـــے
جناب منشی لچھمن پرشاد صاحب محافظ دفتر لودیانہ۔	عـــہ
جناب لالہ دیوی چند صاحب ساہوکار لودیانہ۔	عـــہ ۶ر
جناب بابو رجب علی صاحب اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ کوہ ابو۔	عـــہ ۱۲ر
جناب قاسم الدین صاحب از متھرا۔	۹ر
جناب پادری شیر ڈ صاحب از اودیپور۔	ـــے
جناب منشی گنگا دین کنھیا لال صاحب کچہری از لودیانہ۔	عـــہ ۳ر
جناب بابو رام کشن صاحب از امرتسر	ـــے ۳ر
جناب مولوی صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ساگر۔	ـــے
جناب پادری جے کمشن صاحب از اجمیر۔	لعـہ ۳ر
جناب سردار یار محمد خان صاحب از لودیانہ۔	عـــہ ۳ر
جناب محمد وزیر خان از راہوں۔	ـــے

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا